بیتے دنوں Å یاد میں

بشیر احمد رفیق (سابق اâم مسجد لندن)

آج سے قتریباً نصف صدی قبل یہ خاکسار ۱۹۴۹ میں تعلیم اÑسلام «Ò میں داخل ہوا۔ ان دنوں «Ò Å بلڈنگ جو ہندوؤں Å متروکہ جائیداد تھی۔ «° خستہ حالت میں تھی۔ «ÒÆ پرنسپل حضرت **مرزا ناصر احمد** صاحب تھے۔ آپ Å اعلیٰ انتظاò قابلیت۔ اساتذہ اور طلباء سے مثاà حسن سلوک اور آپکی پروßالہ قیادت نے تعلیم اÑسلام «ÑÃÒ ہور Æ چند بہترین «لجوں میں سرفہرست ہونے « اعزاز بخشا۔ حضرت میاں صاحب نہایت حلیم طبیعت Æ â لک تھے۔ چہرہ پر سدا مسکراہٹ رہتی تھی۔ طلباء Ã اپنے بچوں Å طرح پیار کرتے تھے۔ اور ان Æ دÄ سکھ میں شریک ہوتے تھے۔

حضرت میاں صاحب پولیٹیکل سائنس اور اکنامکس Æ گریجوایٹ تھے۔ ایک مرتبہ ہمارے اکنامکس Æ پروفیسر صاحب لمبی رخصت پر گئےÂ حضرت میاں صاحب نے کچھ عرصہ اکنامکس Å کلاسز Ã پڑھایا۔ اس عاجز Ã یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں ان Å شاگردی سے مستفیذ ہوا اور ان Å کلاس میں اکنامکس «مضمون ان سے براہ راست پڑھا۔ الحمدللہ۔

ان دنوں «Ò میں ایک پٹھان ناصر خان ناò «م کرتے تھے۔ اسے اردو نہیں آتی تھی۔ اس لئے وہ فارغ ہوکر میرے پاس آکر وقت گزارتا تھا۔ عموâ اس Å ڈیوٹی گیٹ پر ہوتی تھی۔ حضرت میاں صاحب اس سے بے حد پیار اور محبت «سلوک فرâ تے تھے۔ ایک دفعہ ناصر خان نے مجھے کہا کہ تم ٹک شاپ میں ناشتہ کر Æ کیوں ¶ا برباد کرتے ہو۔ میں تمہارے لئے چائے اور روٹی Ñ یا کروںÇ۔ میں نے محض ناصر خان «دل رکھنے Æ لئے اسے اجازت دی کہ وہ صبح میرے لئے چائے اور روٹی Ñ یا کرے۔ ایک دن ناصر خان چائے Å کیتلی اٹھائے میرے کمرے Å طرف آرہا تھا اس Å مٹھ بھیڑ حضرت میاں صاحب سے ہوگئی۔ حضرت میاں صاحب نے پوچھا ناصر خان کدھر جارہے ہو۔ ناصر خان نے جواب دیا میاں صاحب۔ میں بشیر رفیق Æ لئے چائے اور بغیر گھی Æ پراٹھے á جا رہو ہوں۔ حضرت میاں صاحب بغیر گھی Æ پراٹھوں Å اصطلاح سے بے حد محظوظ ہوئے۔ اور کئی مرتبہ مجھ سے دریافت فرâ یا کرتے تھے کہ تمہاری صحت بغیر گھی Æ پراٹھوں سے بہت اچھی لگ رہی

ہے۔ میں آرٹس «سٹوڈنٹ تھا لیکن «Ò میں داخل ہونے Æ تھوڑے ہی عرصے Æ بعد میرا جناب محترم پروفیسر ڈاکٹر **سلطان محمود شاہد** صاحب سے جو سائنس Æ استاد تھے نہایت پرخلوص۔ پرمحبت اور گہرا تعلق قائم ہو گیا۔ ان Æ اعلیٰ اخلاق۔ دوستانہ اور محبانہ انداز اور روّیے نے مجھے ان Å طرف ایسا کھینچا کہ بی۔اے پاس کرنے Æ بعد بھی ہمارے تعلقات خلوص و محبت میں فرق نہ آیا ۔ میں آرٹس «سٹوڈنٹ ہونے Æ باوجود دوبار محترم ڈاکٹر شاہد صاحب Æ اصرار پر سائنس سوسائٹی Æ ساتھ کراچی اور پھر صوبہ سرحد Æ دورے پر گیا اور محترم ڈاکٹر شاہد صاحب Æ اعلیٰ اخلاق سے مستفیذ ہوا۔ میں انہیں ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں اور آپ سے بھی ان Å صحت اور درازئی عمر Æ لئے دعا Å درخواست کرتا ہوں۔

میں اکنامکس «سٹوڈنٹ تھا۔ ہمارے استاد محترم **فیض الرحمان فیضی** تھے اور جناب فیضی صاحب «تعلق طلباء سے دوستانہ ہوتا تھا۔ وہ کبھی طلباء Å یہ محسوس نہیں ہونے دیتے تھے کہ وہ ہمارے استاد ہیں۔ میرے ساتھ ان «دوستانہ تعلق ایسا ہو گیا تھا کہ میں انہیں دوست زیادہ اور استاد Á سمجھتا تھا۔ جناب فیضی صاحب Å اکنامکس Æ مضمون پر بڑا عبور حاصل تھا۔ ان دنوں پڑھائی انگریزی زبان میں ہوتی تھی۔ محترم فیضی صاحب نہایت روانی Æ ساتھ انگریزی زبان میں یوں لیکچر دیتے تھے کہ Í یا Å ئی انگریز پڑھا رہا ہو۔ محترم فیضی صاحب نہایت خوش لباس تھے۔ سوٹ اور ٹائی اعلیٰ قسم Æ زیب تن فرâ تے تھے۔ آپ سلسلہ Æ مشہور مناظر ارخالد احمدیت حضرت خادم صاحب گجراتی Æ بھائی تھے۔

ہمارے انگریزی Æ استاد محترم حضرت **اخوند محمد عبد القادر** صاحب تھے۔ آپ Å اپنی انگریزی دانی پر بڑا فخر تھا۔ اور اکثر دوران لیکچر فرâ یا کرتے تھے "Akhwand Abdul Qadir has a command over English Languare." آپ ہمیشہ اچکن۔ چلوار قمیض میں ملبوس ہوتے تھے اور سر پر سفید پگڑی باندھتے تھے۔ Wordworth جو انگریزی Æ مشہور شاعر گزرے ہیں ان Å > پڑھاتے وقت اس قدر محو ہو جا یا کرتے کہ یوں لگتا تھا اشعار «ان پر نزول ہو رہا ہے۔ بہت عرصہ بعد جب مجھے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب «قرب قرب نصیب ہوا Å ایک دن باÂں باÂں میں میں نے حضرت اخوند صاحب «ذکر کیا۔ حضرت چوہدری صاحب فرâ نے لگے اخوند صاحب Å انگریزی زبان پر غیر معموâ

قدرت حاصل ہے۔ بلکہ وہÂ اردو اور پنجابی بھی انگریزی لہجہ میں بولتے ہیں۔ حضرت اخوند صاحبÅ انگریزی دانی Å شہرت اردگرد Æ« لجوں میں بھی تھی اور وہاں Æ طلباء جنہیں انگریزی زبان« شوق تھا اخوند صاحب سے ملنے ہمارے« Ò آیا کرتے تھے۔

ہمارے ہوسٹل Æ سپرنٹنڈنٹ محترم **چوہدری محمد علی** صاحب تھے۔آپ فلسفہ Æ استاد تھے۔ فلسفہ میرے مضامین میں شاÏ نہ تھا اس لئے ان بارے میں استاد ہونے Æ ناطے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ البتہ بحثیت ہوسٹل Æ سپرنٹنڈنٹ Æ میں نے انہیں قریب سے دیکھا ہے۔میں ایک سال Mess « انچارج رہا۔جناب چوہدری صاحب Ã اس بات« بہت خیال رہتا تھا بورڈرز Ã صحتمند کھانا میسر ہو محترم چوہدری صاحب Ã کھیلوں میں بھی بہت دلچسپی تھی۔وہ پہلے کشتی رانی اور بعد میں باسکٹ بال Æ انچارج تھے۔ان Æ دور میں ان کھیلوں« معیار بہت بلند تھا۔آپ شاعر بھی ہیں۔جن دنوں« میں ذکر کر رہا ہوں ان دنوں ان دنوں ان Å ایک نظم بہت مشہور تھی جس« عنوان تنہائی تھا۔یہ بہت مشکل نظم تھی جو ہماری سمجھ سے باÑ تھی۔لیکن ہر محفل میں طلباء« پرزور مطالبہ ہوتا تھا کہ چوہدری صاحب اپنی یہ نظم ضرور سنائیں۔ میری آپ سب سے درخواست ہے کہ محترم چوہدری صاحب صحت وتندرستی اور درازی عمر Æ لئے دعا کریں۔ ان« وجود بہت قیمتی ہے اور آپ جماعت« ایک انمول اثاثہ ہیں۔

عربی زبان Æ پروفیسر **صو° بشارت الرحمان** صاحب تھے۔ میں عربی« طالب علم نہ تھا اس لئے میں ان Å عربی دانی Å قابلیت Æ متعلق کچھ کہنے سے قاصر ہوں۔وہ ہمارے ہوسٹل Æ ٹیوٹر بھی تھے۔ اس حیثیت میں میں نے انہیں قریب سے دیکھا ہے۔محترم صو° صاحب نہایت نیک۔ متقی اور عبادت گزار بزرگ تھے۔وہ اس بات Å سختی سے نگرانی کرتے تھے کہ ہوسٹل Æ طلباء نمازوں میں باقاعدÏ اختیار کریں۔ نماز مغرب اور فجر Æ بعد آپ درس القرآن وحدیث بھی دیتے تھے۔ لباس میں سادÏ ان« شعار تھا۔ کبھی مغربی لباس زیب تن نہ کیا ۔طبعیت میں حس مزاح بھی ñ جود تھی۔خوب کھل کھلا کر ہنسا کرتے تھے۔

میرے مضامین میں اردو بھی شاÏ تھا۔ہمارے اردو Æ پروفیسر حضرت **شیخ محبوب عاÝ خالد** تھے۔آپ ایک نیک۔متقی اور مخلص انسان تھے۔یہ آپ ہی Å تعلیم وتربیت« نتیجہ تھا کہ میں« ÒÆ

میگزین المنار Æ حصہ اردو « ایڈیٹر بنا۔ میں اردو سوسائٹی « پریذیڈنٹ بھی تھا۔ حضرت خالد صاحب Å خواہش Å تعمیل میں ہم نے Ñ ہور Æ مشہور اردو ادب Å خدمت کرنے واßاÃ تقاریÅ دعوت دی۔ ان میں پروفیسر عبادت بریلوی۔ وقار عظیم اور شوکت تھانوی جیسے عظیم ادیب شاï تھے۔

ایک استاد جن سے میں نے بہت کچھ سیکھا اور جو میرے استاد ہونے Æ علاوہ میرے دوست اور ہمدرد اور سرپرست بھی تھے اور حقیقی معنوں میں ایک متقی۔ پرہیزçار اور b انسان تھے۔ میری مراد حضرت ñÑ نا **ارجمند خان** صاحب سے ہے۔ آپ دینیات Æ استاد تھے۔ پٹھان ہونے Æ ناطے مجھ سے محبت کرتے تھے۔ باوجود لمبا عرصہ پنجاب میں رہنے Æ آپ اردو پشتو لہجہ میں بولتے تھے۔ دینی علوم « ایک سمندر تھے۔ انگریزی زبان سے نابلد ہونے Å وجہ سے انہیں اکثر مشکل پیش آتی تھی کیونکہ «Ò میں ان دنوں انگریزی « راج تھا۔ ان Å اس کمزوری « فائدہ اٹھاتے ہوئے طلباء نے ان سے منسوب کر Æ لطائف بھی گھڑ لئے تھے۔ آپ اپنے سے منسوب لطائف Ãسن کر بجائے ناراض ہونے Æ ان سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ میرے پاس بھی ان سے منسوب لطائف « ایک ذخیرہ تھا۔ ایک دن فرâنے لگے مجھے معلوم ہے تم نے خود گھڑ رکھے ہیں جو مجھ سے منسوب کرتے ہو۔ لیکن میں بھی ان سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔ آپ Å وفات کینیڈا میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان Æ درجات بلند فرâئے۔

میں آرٹس « سٹوڈنٹ تھا لیکن جناب **پروفیسر نصیر احمد خان** صاحب سے بوجہ ان Æ اعلیٰ اخلاق اور اور بے تکلفی Æ نہایت قریبی تعلقات تھے۔ وہ نہایت خوش اخلاق اور خوش لباس تھے۔ حلیم طبع تھے اور شاعر بھی تھے۔ ان Å ان تھک محنت سے فز¾ ڈیپارٹمنٹ Ñ ہور Æ « لجوں میں سے اول نمبر پر تھا۔ نصیر خاں صاحب طلباء Æ دÄسکھ میں شریک رہتے تھے۔

«ÒÆ آفس سپرنٹنڈنٹ اے۔ آر **جنید ہاشمی** تھے وہ نہایت خوش طبع انسان تھے۔ ہر کسی Æ « م آنے وا á اور ہر کسی Æ دÄسکھ میں شریک ہونے وا á ۔ یہ حضرت ظہور الدین اکمل صحابی Æ فرزند تھے۔ گفتگو مختصر کرتے تھے۔ طلباء میں ان « بے حد احترام تھا۔

«ÒÅ ایک نہایت مقبول شخصیت æ دçہ ر « رکن **شادی** Å تھی۔ شاید ان « نام سعدی تھا جو بگڑ کر شادی ہو گیا۔ نہایت مستعد « رکن تھے۔ ہر طالب علم سے رابطہ رکھتے تھے۔ حس مزاح ست وافر حصہ پا

یا تھا۔ جناب پرنسپل Ãان سے بے حد پیار تھا اور شادی تھی ان Æساتھ بے تکلفی سے بات کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک طالب علم نے شادی Åمنت سماجت Åکہ اس Åدرخواست پرنسپل صاحب Ãپیش کر Æسفارش بھی کرے۔ شادی اس Åدرخواست á کر پرنسپل صاحب Æپاس گیا۔ انہوں نے فرâیا میں اس وقت مصروف ہوں اور اس وقت دعخو است نہیں دیکھ سکتا۔ شادی بھلا کب ٹلنے واÑتھا۔ درخواست ہاتھ میں á کر پرنسپل صاحب Æسامنے کھڑا رہا۔ پرنسپل صاحب Ãغصہ آیا اور شادی Ãباہر نکال کر اندر سے کنڈا لگا لیا۔ شادی بھی ٹلنے واÑنہ تھا۔ درخواست Ãدروازہ سے نیچے سے گذار کر آواز دی کہ درخواست اٹھا لیں اور بچے«م کر دیں۔ پرنسپل صاحب Ãہنسی آ گئی۔ دروازہ کھوÑ، درخواست منظوا کر Æشادی Ãپکڑائی اور شادی خوشی خوشی درخواست طالب علم Æپاس á گیا۔

ایک دفعہ Åبات ہے میں اور جناب سید سلطان محمود شاہد چاندنی رات سے لطف اندوز ہونے Æلئے «ÒÆصحن میں بیٹھے تھے کہ شادی ہاتھ میں ایک بڑا پیالہ پکڑے سامنے آیا اور سلام کیا۔ شاہ صاحب نے پوچھا، شادی ہا میں کیا ہے۔ کچھ بچا کھچا ساÞ روٹی ہے۔ آپ کھا لیں۔ شاہ صاحب نے کہا میں نے Âیوں ہی پوچھا ہے، ہم نے Âکھانا کھا لیا ہے۔ شادی اصرار کرنے لگاÂ شاہ صاحب نت تنگ آکر اسے ڈانٹا کہ کہہ جو دیا کہ کھا چکے ہیں۔ شادی نے نہایت معصومیت سے کہا، کھا ß کھاß، ویسے بھی میں یہ کتوں Æآ Ðڈا لنے جا رہا تھا۔ شادی Æبے شمار قصے ہیں جنہیں بیان کرنے«یہµñنہیں۔

میرے خیال میں مجھے اب مضمون ختم کرنا شاہئے۔ میری طرح بغیر گھی Æپراٹھے Âآپ Ãدستیاب نہیں ہوں Ðلیکن بغیر Ãشت Æپلاؤ آپ«منتظر ہو۔ میں اب مزید آپ Æ اور بغیر Ãشت Æپلاؤ Æدرمیان نہیں رہنا چاہتا۔

آخر میں ان تمام اساتذہ ور«رکنان«ÒÆلئے جنہوں نے دن رات Åمحنت اور«وش سے تعلیم اÑاسلام«ÒÃبام عروج تک پہنچایا دعا کریں کہ جو ان میں وفات پا گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان Åمغفرت فرâئے اور جو ابھی زندہ ہیں انہیں اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

خاکسار بشیر احمد رفیق۔ سابق طالب علم تعلیم اÑاسلام«Ò ۱۹۴۹ تا ۱۹۵۳